سوال

(1053) مِنیٰ میں حاجی کے لیے نمازِ عید کا حکم

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

آپ کے ہفت روزہ ''الاعتصام'' شمارہ ١٣۔١٩٩٥ء میں لکھا ہے کہ ''حاجی آدمی مزدلفہ سے واپسی پر ممکن ہو تو نمازِ عید پڑھ لیں۔ ''کیا نبی ﷺ نے عید کی نماز حج کے وقت پڑھی تھی؟ آج جو آدمی عید کی نماز پڑھتا ہے وہ نبی ﷺ کا نافرمان تو نہ ہو گا؟ کیا حاجی نمازِ قصر بھی ایامِ مِنیٰ میں پڑھ سکتا ہے خواہ وہ مِنیٰ میں ہو یا حرم میں کیا وہ نافرمان تو نہ ہو گا؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

مسئلہ ہذا میں اہلِ علم کا کچھ اختلاف ہے، لیکن راجح بات یہ ہے، کہ مِنیٰ میں حاجی کے لیے نمازِ عید نہیں۔ اس بات کی واضح دلیل صحیح مسلم میں وارد حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی طویل روایت ہے، جس میں نبی اکرم ﷺ کے حج کی صفت و کیفیت بیان ہوئی ہے۔ اس میں الفاظ یوں ہیں:

'أَتَی الجَمرَةَ الَّتِی عِندَ الشَّجَرَةِ، فَرَمَاہَا بِسَبعِ حَصَیَاتٍ یُکَبِّرُ مَعَ کُلِّ حَصَاةٍ مِنہَا مِثلَ حَصَی الخَذفِ رَمٰی مِن بَطنِ الوَادِی. ثُمَّ انصَرَفَ اِلَی المَنحَرِ، فَنَحَرَ ثَلَاثًا وَّسِتِّینَ بَدَنَةً بِیَدِہٖ ' (صحیح مسلم، بَابُ حَجَّةِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ، رقم:١٢١٨)

یعنی ''رسول اللہ ﷺ اس جمرہ کے پاس آئے، جو درخت کے قریب ہے۔ اس کو چھوٹے سات کنکر مارے، جو دو انگلیوں سے مارے جاتے ہیں۔ پھر قربان گاہ کی طرف لوٹ آئے اور پس تریسٹھ اونٹ اپنے ہاتھ سے قربان کیے۔''

اس حدیث میں اس امر کی دلیل ہے، کہ حاجی پر نمازِ عید نہیں، کیونکہ حاجی پر اگر عید ہوتی، تو جمروں سے فارغ ہو کر نمازِ عید پڑھ کر، پھر قربانی کرنی چاہیے تھی۔ اس لیے کہ قربانی نمازِ عید کے بعد ہوتی ہے۔ نبی ﷺ کا رمیٔ جمار سے فارغ ہو کر سیدھا قربان گاہ میں تشریف لے جانا، اس بات کی واضح دلیل ہے، کہ ''حجۃ الوداع'' کے موقع پر آپ ﷺ نے نمازِ عید نہیں پڑھی۔

ایامِ منیٰ میں حاجی نماز صرف ''قصر'' کرے، جمع نہ کرے کیونکہ حجۃ الوداع میں نبی اکرم ﷺ نے اسی طرح نماز پڑھی تھی۔ (ملاحظہ ہو! صحیح بخاری وغیرہ)

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ حافظ ثناء اللہ مدنی

کتاب الصلوٰۃ : صفحہ :839

محدث فتویٰ